

بسم الله الرحمن الرحيم  
والصلوة والسلام على حبيبہ الکریم وآلہ وصحبہ اجمعین

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

## تفہیم حنفیت سیریز-1

# اماموں کے امام امام اعظم

مرتب: محمد عارف اشرفی، استاذ شعبہ امامت و خطابت، جامعہ اشرفیہ  
(خطیب بارہ امام مسجد، پونا)

ناشر: جامعہ اشرفیہ، کوئٹہ، پونا

کتاب کا نام : تفہیم حنفیت سیریز اول  
اماموں کے امام ”امام اعظم ابوحنیفہ“  
مرتب : محمد عارف اشرفی  
(استاذ شعبہ امامت و خطابت، جامعہ اشرفیہ، خطیب بارہ امام مسجد، پونا)  
سن اشاعت : شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ مطابق جولائی ۲۰۱۱ء  
ناشر : جامعہ اشرفیہ، کوئٹہ، پونا  
تعداد کتاب : ایک ہزار (۱۰۰۰)  
قیمت : بالحدیہ  
کتاب ملنے کے پتے :  
☆ جامعہ اشرفیہ، کوئٹہ، پونا، Mob.:8983047943  
☆ جامع مسجد، کمپ، پونا  
☆ بارہ امام مسجد، پونا  
☆ مولانا اقبال رضا مصباحی  
☆ بڑی درگاہ شریف، پونا  
کمپوزنگ اور پرنٹنگ : کمپوزر پلس، 90211 90822

# شرف انتساب

اہل بیت کے جلیل القدر امام

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے نام

کہ جن کی غلامی اور خدمت کے شرف پر

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ یوں فخر کرتے ہیں

لَوْلَا السَّنَتَانِ لَهَلَكَ النُّعْمَانُ. (مختصر التحفة الاثنی عشریہ. ص ۸)

اگر (امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گزارے ہوئے)

دو سال نہ ہوتے تو نعمان (ابوحنیفہ) ہلاک ہو جاتا۔

اور جو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے فتاویٰ کو سن کر فرماتے ہیں

عَلَىٰ هَذَا أَذْرَكْتُ آبَائِي. (مناقب امام کردری، ج ۱، ص ۱۱۶)

اسی طریقے پر میں نے اپنے آباء و اجداد کو پایا۔

صفحہ	فہرست
۴	۱ شرف انتساب
۵	۲ مختصر تعارف
۶	۳ طلب علم کے لیے سفر، (۴) اساتذہ۔ شیوخ
۷	۵ صحابہ میں اساتذہ
۸	۶ کبار تابعین میں اساتذہ (۷) وہ اساتذہ جن کی روایات کتب صحاح میں ہیں
۹	۸ خلفاء راشدین تک اسانید حدیث
۱۰	۹ امہات المؤمنین تک اسانید حدیث (۱۰) عبادلہ ثلاثہ تک متصل اسانید
۱۱	۱۱ شیوخ و اساتذہ کی ثقاہت
۱۱	۱۲ تلامذہ
۱۳	۱۳ امام اعظم اور امام بخاری
۱۴	۱۴ توہی اول
۱۵	۱۵ کتاب الآثار، مسانید امام اعظم
۱۷	۱۶ مسانید امام اعظم کی شروح، اختصار، زوائد، اطراف، اور اسماء الرجال
۱۸	۱۷ سند عالی اور وحدانیات
۱۹	۱۸ کتب محدثین میں آپ کی روایات
۲۱	۱۹ بخاری شریف میں آپ کی روایات کیوں نہیں؟
۲۲	۲۰ امام اعظم بحیثیت محدث اعظم (ائمہ دین کی نظر میں)
۲۲	۲۱ امام اعظم بحیثیت ناقد حدیث (ائمہ دین کی نظر میں)
۲۳	۲۲ فقہ حنفی (ائمہ دین کی نظر میں)
۲۵	۲۳ فقہ حنفی کی بنیاد ضعیف احادیث پر نہیں۔
۲۷	۲۴ اماموں کے امام امام اعظم
۲۸	۲۵ مناقب امام اعظم پر لکھی گئی کتب
۲۹	۲۶ امام شافعی کی امام اعظم سے عقیدت
۲۹	۲۷ ہندوستان اور فقہ حنفی
۳۱	۲۸ فیصلہ کن کلمات
۳۲	۲۹ مآخذ و مراجع

## ﴿ مختصر تعارف ﴾

☆ آپ کا اسم گرامی: نعمان، کنیت ابو حنیفہ اور لقب / امام اعظم رضی اللہ عنہ ہے۔  
☆ نسب: نعمان بن ثابت بن زوطی / نعمان بن ماہ۔  
آپ کے دادا بھی تابعی ہوئے، والد گرامی بھی تابعی اور خود بھی تابعی یعنی تین نسلیں تابعی ہیں۔  
.....: ولادت :.....

۲ / جمادی الثانی ۸۰ ہجری مطابق ۲ / اگست ۶۹۹ء، بروز پیر

.....: وصال :.....

۲، شعبان / ۱۵ شعبان ۱۵۰ ہجری مطابق اکتوبر ۷۷۷ء

## بشارت نبوی ﷺ :

حضور اکرم ﷺ نے اہل فارس کے ایک خوش نصیب شخص کے بارے میں یہ خوش خبری دی کہ  
”لَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثَّرِيَّا لَذَهَبَ بِهِ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ“  
کہ اگر دین اوج ثریا پر بھی ہوتا تو اہل فارس میں سے ایک شخص اُسے وہاں سے بھی پالے گا۔  
امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق یہ ہے کہ  
اس حدیث کے مصداق حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔

(تبییض الصحیفہ ۳۱، ۳۳، الخیرات الحسان، امام ابن حجر مکی ۲۴)

## ﴿ طلب علم کے لیے سفر ﴾

آپ نے چودہ سال کی عمر میں تمام علوم عربی ادب، علم کلام اور علوم عقلیہ میں کمال پیدا کر لیا۔ اس  
کے بعد علوم شریعت کی طرف متوجہ ہوئے، تفسیر، حدیث اور فقہ میں کمال مہارت حاصل کی۔  
کوفہ میں جلیل القدر تابعین کی کثیر تعداد موجود تھی آپ نے وہاں کے محدثین سے احادیث

## کی روایات لی۔

کوفہ میں ایسی ایسی قد آور شخصیات تھیں اور ان کا علم حدیث سے اشتغال اس درجہ کا تھا کہ  
اگر امام صاحب رضی اللہ عنہ صرف کوفہ میں رہ کر علم حدیث حاصل کرتے تو بھی آپ کے علم میں کمی  
نہیں آتی، جیسا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ منورہ میں رہ کر علم حاصل کیا اور کوفہ کے مشہور  
محدث مسعر بن کدام رحمۃ اللہ علیہ نے کسی جگہ کا سفر نہیں کیا۔ (تذکرۃ الحفاظ)  
لیکن امام اعظم رضی اللہ عنہ نے حصول علم کی خاطر دیگر علمی مراکز کا بھی سفر کیا۔

سب سے پہلے ۹۶ھ میں اپنے والد کے ساتھ مکہ شریف کا سفر کیا۔ اور ۵۰ سے زائد مرتبہ حج  
کیا۔ اگر ہر سفر حج میں کم از کم ایک ماہ بھی قیام آپ نے کیا ہوگا تو اس حساب سے ۵۰ ماہ یعنی  
تقریباً چار سال سے زائد عرصہ آپ کا قیام مکہ شریف میں رہا۔

اس کے علاوہ ۱۳۰ھ سے ۱۳۶ھ تک تقریباً چھ سال مکہ مکرمہ میں قیام فرمایا۔ کل ملا کر ۱۰ سال  
سے زائد عرصہ مکہ مکرمہ میں آپ کا قیام رہا۔ اس عرصہ میں آپ نے وہاں کے محدثین سے اخذ  
حدیث کیا۔ ۲۰ مرتبہ بصرہ کا سفر کیا اور کبھی سال سال بھر وہاں کا قیام کیا۔ طلب علم میں آپ کی  
سچی مسلسل کا ذکر حافظ سمعانی نے یوں کیا۔

”اِسْتَعْلَ بِطَلَبِ الْعِلْمِ وَبَالَغَ فِيْهِ حَتَّى حَصَلَ لَهُ مَا لَمْ يَحْصُلْ لِغَيْرِهِ“

ترجمہ: آپ علم کی طلب میں مشغول ہوئے۔ اور بہت محنت کی یہاں تک کہ آپ کو وہ مرتبہ  
حاصل ہوا جو دوسروں کو نہ مل سکا۔

## ﴿ شیوخ و اساتذہ ﴾

آپ کے شیوخ و اساتذہ میں چند صحابہ کرام اور بقیہ تمام کبار تابعین ہیں۔ کچھ شیوخ تبع تابعین  
بھی ہیں۔ اور یہ سب کے سب زمانہ خیر القرون سے ہیں۔

امام سیف اللامہ ساجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

إِنَّ أَبَا حَنِيفَةَ تَلَمَّذَ عِنْدَ أَرْبَعَةِ آلَافٍ مِّنْ شُيُوخِ الْإِمَّةِ التَّابِعِينَ

ترجمہ: بے شک امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے چار ہزار شیوخ ائمہ تابعین سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ (جامع المسانید۔ خوارزمی۔ ۳۲۱)

یہی بات امام محمد بن یوسف صالحی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے عقود الجمان (صفحہ ۶۳) امام ابن حجر کی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے الخیرات الحسان (صفحہ ۳۶)، محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ”تحصیل التعرّف“ میں کہی ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ شاید یہ چار ہزار کی تعداد آپ کے بڑے بڑے اساتذہ کی ہے۔

یہ تعداد حیرت انگیز نہیں ہے اس لیے کہ ۱۰۰ ہجری میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے احادیث کو جمع کرنے کے لیے دُنیا کے پانچ بڑے علمی شہروں مکہ، مدینہ، کوفہ، بصرہ اور ملک شام میں سرکاری فرمان جاری فرمایا تھا، صحابہ کرام اور تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین میں سے ہزاروں محدثین ان شہروں میں موجود تھے۔

### ﴿ صحابہ میں آپ کے اساتذہ ﴾

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ تابعی ہیں اور یہ آپ کے لیے ایسا شرف ہے جو ائمہ اربعہ اور اصحاب صحاح ستہ میں سوائے آپ کے کسی اور کو حاصل نہیں۔

آپ کے زمانے میں ۲۱ صحابہ کرام اس خاکدانِ گیتی پر جلوہ فرماتے تھے ان میں سے متعدد صحابہ کرام کی زیارت کا آپ نے شرف حاصل کیا اور چھ فضیلتیں اُنہم اجمعین سے سماعِ حدیث کیا۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سیدنا عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ

سیدنا واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سیدنا عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ

سیدنا عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سیدتنا عائشہ بنت عبد اللہ رضی اللہ عنہ

سیدنا ابو طفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

اوّل الذکر چھ صحابہ سے آپ کو سماعِ حدیث حاصل ہے۔ ان احادیث کو ”حدائیات“ یا ”احادیث امام اعظم“ کہا جاتا ہے۔ بعضوں نے لقاء صحابہ اور روایت عن الصحابہ پر اعتراضات

کے ہیں لیکن محدثین کی ایک بڑی جماعت نے اس سلسلہ میں امام صاحب کا دفاع کیا ہے اور لقاء و روایت کو متعدد طرق سے ثابت کیا ہے۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

”ہمارے علماء صحابہ کرام سے روایت کرنے پر متفق ہیں، البتہ تعداد میں اختلاف ہے۔

(تحصیل التعرّف)

اور وہ جو مشہور ہے کہ امام صاحب رضی اللہ عنہ کو صرف ۱۷ حدیثیں یاد تھیں اور حاسدین انہیں ۱۷ احادیث کو آپ کا کل مبلغ علم بتاتے ہیں۔ یہاں پر یہ بات بے موقع نہ ہوگی کہ ۱۷ کا عدد غالباً اس طرح مشہور ہوا کہ امام اعظم نے صحابہ کرام سے جو روایات لی ہیں اُن کی تعداد ایک قول کے مطابق ۱۷ ہے۔ (تاریخ الفقہ قاضی ظہیر الدین)

### ﴿ کبار تابعین میں آپ کے اساتذہ ﴾

امام اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”میں نے قاسم، سالم، طاؤس، عکرمہ، مکحول، عبداللہ بن دینار، حسن بصری، عمرو بن دینار، ابو زبیر، عطاء، قتادہ، ابراہیم، شعبی، نافع رضی اللہ عنہم اور اُن جیسے بزرگوں سے علم حاصل کیا۔ (مسند امام اعظم)

یہ چند مشہور نام ہیں ورنہ ایک قول کے مطابق صرف تابعین اساتذہ کی تعداد ہی چار ہزار ہے۔

### آپ کے وہ اساتذہ جنکی روایات کتب صحاح میں ہیں

ان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے، بطور تبرک چند نام ذکر کیے جاتے ہیں۔

تفصیل کے لیے معجم المصنفین، جلد ۲ / تبیض الصحیفہ اور الامام ابوحنیفہ

و آرائہ فی العقیدۃ الاسلامیۃ کا مطالعہ کریں۔

(۱) ابراہیم نخعی، (۲) ابراہیم بن عبدالرحمن السکسکی، (۳) ابواسحاق سبعی، (۴) عثم

- (۵) اسماعیل بن ربیع (۶) ثابت بنانی (۷) امام جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب  
(۸) حماد بن سلیمان (۹) سماک بن حرب (۱۰) عبد اللہ بن رباح  
(۱۱) عطاء بن یسار (رضی اللہ عنہم)

### ﴿ ائمہ اہل بیت میں آپ کے اساتذہ ﴾

- (۱) امام باقر بن علی زین العابدین (۲) امام زید بن علی (امام باقر کے سگے بھائی)  
(۳) امام عبد اللہ بن علی زین العابدین (۴) امام عبد اللہ بن حسن المثنیٰ (امام حسن کے پوتے)  
(۵) امام جعفر صادق بن امام باقر (۶) امام حسن المثنیٰ بن حسن المثنیٰ (امام حسن کے پوتے)  
(۷) امام حسن بن زید بن حسن مجتبیٰ (۸) امام حسن بن محمد بن حنفیہ  
(۹) امام جعفر بن تمام بن عباس رضی اللہ عنہم

### ﴿ صوفیاء میں آپ کے اساتذہ ﴾

حضرت بہلول دانا (مناقب امام اعظم، امام موفق)

### ﴿ امام اعظم کی خلفائے راشدین تک اسانید حدیث ﴾

- (۱) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تک۔  
امام ابوحنیفہ ﴿ حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق ﴾  
حضرت عائشہ صدیقہ ﴿ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہم

(تاریخ کبیر ۱/۵۷، تذکرۃ الحفاظ ۱/۹۶، حصکفی، مسند امام اعظم ۱۹۸)

(۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک

امام ابوحنیفہ ﴿ حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر ﴾ عبد اللہ بن عمر -

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم

(۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تک

امام ابوحنیفہ ﴿ حضرت موسیٰ بن طلحہ تمیمی مدنی ﴾ حضرت عثمان غنی

(۴) حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ تک

امام ابوحنیفہ ﴿ امام ابراہیم نخعی ﴾ قاضی شریح بن حارث الکوفی ﴿ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہم

### ﴿ امام اعظم کی امہات المؤمنین تک اسانید حدیث ﴾

- (۱) امام ابوحنیفہ ﴿ حضرت عامر بن شراحیل الشعمی ﴾ حضرت عائشہ صدیقہ،  
حضرت ام سلمہ، حضرت میمونہ بنت حارث (رضی اللہ عنہم)

### ﴿ عبادلہ ثلاثہ تک اسانید حدیث ﴾

(۱) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

امام ابوحنیفہ ﴿ امام ابراہیم نخعی ﴾ امام علقمہ بن قیس نخعی ﴿

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم

(۲) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ :

امام ابوحنیفہ ﴿ حضرت عطاء بن رباح ﴾ حضرت عبد اللہ بن عباس

(۳) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ:

امام ابوحنیفہ ﴿ حضرت عطاء بن رباح ﴾ حضرت عبد اللہ بن عباس

### ﴿ ۴۲ صحابہ تک متصل اسانید ﴾

امام شعمی رحمۃ اللہ علیہ، امام اعظم رضی اللہ عنہ کے اکابر شیوخ میں سے ہیں۔ انہوں نے ۱۵۰ صحابہ سے علم حاصل کیا ان کے طریق سے امام صاحب کی ۴۲ صحابہ تک اسانید متصل ہوتی ہے۔

### ﴿ امام اعظم کے شیوخ واساتذہ کی ثقاہت ﴾

آپ کی مرویہ تمام احادیث درجہ صحت پر ہیں اس لئے کہ آپ خود جلیل القدر تابعی ہیں اور آپ کے چار ہزار اساتذہ حدیث میں کبار تابعین ہیں۔ ان میں سے اکثر کی روایتیں بخاری و

مسلم اور دیگر کتب حدیث میں موجود ہیں آپ کے اساتذہ میں صحابہ کرام بھی ہیں جو کہ سب کے سب عدول اور تقید سے بالاتر ہیں۔

امام اعظم کے سبھی شیوخ و اساتذہ ثقہ اور عادل تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ دورِ صحابہ میں پیدا ہوئے اور خود تابعی تھے۔ لہذا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قربِ زمانی کی بدولت آپ کو جن شیوخ سے سبھی احادیث ملی وہ یا تو صحابہ تھے یا کبار تابعین، یا درجہ وسطیٰ کے تابعین تھے یا کم از کم اکابر تبع تابعین تھے۔

چونکہ آپ کے تابعین شیوخ بلا واسطہ صحابہ کرام اور اکابر تابعین کے فیض یافتگان اور تربیت یافتہ تھے۔ اس لیے ان کے صدق و اخلاق اور خلوص و للہیت پر کسی قسم کا شبہ وارد نہیں کیا جاسکا۔ اور دوسری وجہ یہ تھی کہ تابعین کا دور وضع حدیث کے فتنہ سے محفوظ تھا۔

امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

☆ فَكُلُّ الرُّوَاةِ الَّذِينَ هُمْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَدُولٌ، ثِقَاتٌ،

اعلامٌ، لَيْسَ فِيهِمْ كَذَابٌ وَلَا مُتَّهَمٌ بِالْكَذِبِ

ترجمہ: حضور اکرم ﷺ اور ان (امام اعظم) کے درمیان سارے روات عادل، ثقہ، نہایت بلند پایہ اور بہترین اوصاف کے حامل تھے۔ اُن میں کوئی بھی کذاب (جھوٹا) یا متہم بالکذب (جس پر جھوٹ کی تہمت لگی ہو) نہیں تھا۔ (میزان الشریعة الكبرى ۱/۶۸)

☆ ” لا يروى حديثنا الا عن اخيار التابعين العدول الثقات الذين هم بخير القرون “ امام اعظم صرف پرہیزگار اور معتبر تابعین ہی سے روایت کرتے ہیں کہ جو زمانہ خیر القرون کے ہیں۔

### ﴿ تلامذہ ﴾

آپ کے تلامذہ (شاگردوں) کی تعداد شمار سے باہر ہے، بعض نے دس ہزار بتائی ہے۔ ان میں ۵۶۰/۵۶۱ ائمہ المسلمین ہیں اور ۳۶ تلامذہ درجہ اجتہاد پر فائز ہیں۔

(تحصیل التّعرف، شیخ عبدالحق محدّث دہلوی)

امام ذہبی نے آپ کے تلامذہ کو دو الگ جماعتوں میں تقسیم کیا ہے۔

(۱) تلامذہ فقہ (۲) تلامذہ حدیث

آپ لکھتے ہیں: ”رَوَى عَنْهُ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ وَالْفُقَهَاءِ عِدَّةٌ لَا يُحْصَوْنَ“

(مناقب الامام ابو حنیفہ صاحبیہ)

ترجمہ: آپ سے روایت کرنے والے محدثین اور فقہاء کا شمار مشکل ہے۔

علم حدیث شریف میں آپ کی جلالت شان کے لئے اتنا کافی ہے کہ بڑے بڑے ائمہ حدیث آپ کے سامنے زانوئے تلمذ طئے کر چکے ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تاریخ کبیر میں لکھتے ہیں:

رَوَى عَنْهُ عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَهَيْثَمُ وَوَكِيعُ

وَمُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَأَبُو مَعَاوِيَةَ وَالْمُقْرِئُ

ترجمہ: عباد بن عوام، ابن مبارک، ہیشم، وکیع، مسلم بن خالد، ابو معاویہ اور مقری (رحمۃ اللہ علیہم) نے آپ (امام اعظم) سے روایت کی۔

امام ابن حجر عسقلانی نے بھی تہذیب التہذیب میں آپ کے مشہور شاگردوں کا ذکر کیا ہے۔ ان میں حماد بن نعمان، ابراہیم بن طہمان، حمزہ بن حبیب، زفر بن ہزیر، ابو یوسف، عیسیٰ بن یونس، وکیع، محمد بن حسن شیبانی، مصعب بن مقدم، عبد الرحمن مقری، ابو نعیم، ابو عاصم جیسے حفاظ حدیث شامل ہیں۔

یہ تو وہ کچھ محدثین ہیں جو براہِ راست آپ کے شاگرد ہیں۔ اگر بالواسطہ تلامذہ کو شمار کیا جائے تو تعداد ہزاروں سے نکل کر لاکھوں تک پہنچ جائے گی۔ یہاں پر صرف آپ کے ایک عظیم الشان بالواسطہ شاگرد امام بخاری کا شجرہ تلمذ جو امام اعظم تک پہنچتا ہے ذکر کیا جاتا ہے۔

آپ صرف امام بخاری ہی نہیں بلکہ امام اعظم، ائمہ صحاح ستہ، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے بھی بالواسطہ شیخ ہیں۔ (تہذیب الکمال، امام مزنی ۳۱/۵۲۶، تہذیب التہذیب، عسقلانی

۱/۲۲۶، لسان المیزان عسقلانی ۵/۱۲۱، اخبار ابی حنیفہ وصاحبیہ صمیری)

## ﴿ امام اعظم اور امام بخاری ﴾

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے پوتے شاگرد اور بعض طرق سے پڑ پوتے شاگرد ہیں۔ امام بخاری کے والد کا اسم گرامی اسمعیل بن ابراہیم بن مغیرہ الجعفی البخاری تھا۔ ان کے دو شیوخ امام عبداللہ بن مبارک اور امام حماد بن زید امام اعظم کے خاص شاگرد ہیں۔ ان دو طرق سے امام بخاری امام اعظم کے پڑ پوتے شاگرد ہوئے۔

☆ امام بخاری ← اسماعیل بن ابراہیم ( والد امام بخاری ) ← امام عبداللہ بن مبارک ( شاگرد امام اعظم ) ← امام اعظم (بخاری تاریخ کبیر ۱/۳۲۲، ۸/۸۱) امام بخاری صرف ایک واسطہ سے امام اعظم کے شاگرد ہیں۔

☆ امام بخاری ← امام مکی بن ابراہیم ← امام اعظم ابوحنیفہ (تذکرۃ الحفاظ ۱/۳۶۵) امام بخاری کے اساتذہ میں سے بہت سے نامور اساتذہ ایسے بھی ہیں جو یا تو براہ راست امام اعظم کے شاگرد ہیں یا آپ کے شاگردوں کے شاگرد ہیں۔

بطور مثال چند نام درج ذیل ہیں:

(۱) براہ راست امام اعظم کے شاگرد

(۱) ضحاک بن مخلد ابو عاصم النبیل (۲) عبداللہ بن یزید العدوی البصری المکی

(۳) عبداللہ بن موسیٰ الکوفی (۴) فضل بن عمرو (دکین)

(۵) ابونعیم الکوفی (۶) محمد بن عبداللہ بن المثنیٰ الانصاری البصری

(۷) مکی بن ابراہیم نخعی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم)

(۲) براہ راست امام محمد کے شاگرد:

(۱) محمد بن عمرو بن حلیہ العتقی البصری (۲) محمد بن مقاتل (۳) ابوالحسن مروزی

(۴) یحییٰ بن صالح (۵) ابوزکریا شامی (۶) یحییٰ بن معین

(۳) براہ راست امام ابو یوسف کے شاگرد:

(۱) امام احمد بن حنبل (۲) سعید بن ربیع (۳) ابوزید اللہری

(۴) عباس بن ولید (۵) علی بن جعد الجوهری (۶) علی بن حجر المروزی

(۷) علی بن المدینی (۸) ہشام بن عبدالملک (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم)

یہ امام اعظم، امام ابو یوسف اور امام محمد کے وہ کچھ تلامذہ ہیں جن سے امام بخاری نے بخاری شریف میں براہ راست روایات لی ہیں۔

## ﴿ توہی اوّل ﴾

یہ ایک حقیقت ہے کہ پہلی صدی میں ابواب کا لحاظ کئے بغیر احادیث کو جس طرح ممکن ہو جمع کیا گیا۔ دوسری صدی میں احادیث مرفوعہ کے ساتھ آثار صحابہ اور تابعین کے فتاویٰ بھی باقاعدہ ابواب کی ترتیب پر جمع کئے گئے۔ فقہی ابواب کی ترتیب پر تدوین کی اولیت کا شرف امام اعظم کو حاصل ہے۔

☆ امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”انْفَرَدَ بِهَا وَلَمْ يَسْبِقْ أَبَا حَنِيفَةَ أَحَدٌ... إِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ دَوَّنَ الشَّرِيعَةَ وَرَتَّبَهُ أَبَوَاباً ثُمَّ تَبِعَهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ“

ترجمہ: اس میں آپ منفرد ہیں کوئی آپ پر سبقت نہیں لے گیا۔ آپ نے سب سے پہلے تدوین شریعت اور تبویب و ترتیب احادیث کا کام انجام دیا ہے۔ آپ کے بعد امام مالک کا نام آتا ہے۔ (تبیس الصنفیہ)

☆ امام شمس الدین دمشقی شافعی: فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ اسْتَنْبَطَهُ مِنَ الْأَدِلَّةِ، (عقود الجمان)

ترجمہ: امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے فقہ کو دلائل سے مستنبط کیا۔

☆ امام موفق: أَبُو حَنِيفَةَ أَوَّلُ مَنْ دَوَّنَ عِلْمَ هَذِهِ الشَّرِيعَةِ

(مناقب الامام ابی حنیفہ ۲/۱۲۶)

ترجمہ: امام ابوحنیفہ نے ہی سب سے پہلے اس شریعت کے علم کو مدون کیا۔

## ﴿ کتاب الآثار ﴾

امام اعظم رضی اللہ عنہ نے صحیح اور معمول بہ روایات سے انتخاب کر کے اس کا بھی ایک مجموعہ پیش کیا اور اپنے تلامذہ کو ”املاء“ کرایا۔

”املاء“ استاذ سے حدیث سننے کے طریقوں میں سب سے ارفع و اعلیٰ طریقہ ہے۔

(مقدمہ ابن صلاح)

آپ کی مرویات ”کتاب الآثار“ اور ”مسانید“ کی شکل میں آج بھی موجود ہیں۔

جس طرح دیگر کتب احادیث کے متعدد راویوں کی وجہ سے متعدد نسخے ہو گئے ہیں۔ اسی طرح

کتاب الآثار کے بھی ایک سے زائد نسخے ہیں۔ ان میں چار مشہور ہیں:

۱) کتاب الآثار بروایت امام محمد

۲) کتاب الآثار بروایت امام ابو یوسف

۳) کتاب الآثار بروایت امام زفر

۴) کتاب الآثار بروایت امام حسن بن زیاد

یہ چاروں کتب علماء کے لیے مأخذ و مستدل کا درجہ رکھتی ہیں۔ یہاں تک کہ حافظ ابن قیم نے

اپنی کتاب ”اعلام الموقعین“ میں امام حسن بن زیاد کی کتاب الآثار سے استدلال کیا ہے۔

کتاب الآثار سے پہلے کوئی حدیث کی کتاب ابواب فقہ پر مرتب نہیں ہوئی تھی۔ اس کے بعد

والے محدثین اس سے اثر پذیر ہوئے اور اس کا نقش ہر محدث کی کتاب میں نظر آتا ہے۔ چنانچہ،

امام مالک، امام بخاری، امام مسلم وغیرہ ترتیب و تبویب میں اسی طریقے پر چلے۔

یہاں تک کہ بعض محدثین نے اپنی کتاب کے ناموں میں بھی اس کی تقلید کی جیسے

تہذیب الآثار: امام طبری، تصحیح الآثار: امام سلمی،

شرح معانی الآثار اور مشکل الآثار: امام طحاوی وغیرہ

## ﴿ مسانید امام اعظم ﴾

امام اعظم رضی اللہ عنہ کی مرویات کو محدثین نے مسند ابی حنیفہ کے نام سے جمع کیا ہے۔ کتاب الآثار بھی انہیں مسانید میں ہے۔

یہ مسانید وہ احادیث ہیں جن سے امام اعظم نے استنباط مسائل میں استدلال کیا ہے۔

ان مسانید کی کل تعداد ۲۱ ہیں۔ ان مسانید کو لکھنے والوں میں بعض وہ بھی ہیں جو شروع میں امام

صاحب کے مخالف تھے۔ بعد میں جب امام صاحب کی جلالت شان کا اندازہ ہوا تو تائب ہوئے

اور تلافی کے طور پر امام صاحب کی مرویات کو ”مسند ابی حنیفہ“ کے نام سے جمع کیا۔

مسانید جمع کرنے والے محدثین:

۱) امام حماد بن نعمان (امام اعظم کے صاحبزادے) ۲) امام ابو یوسف

۳) امام محمد بن حسن شیبانی ۴) امام محمد بن خالد وہبی کندی

۵) امام حسن بن زیاد ۶) امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب الحارثی البخاری

۷) امام ابوالقاسم عبد اللہ بن ابی العوام اسعدی ۸) امام حافظ عمر بن حسن شیبانی

۹) امام ابوالحسن محمد مظفر البغدادی ۱۰) امام ابوالاحمد عبد اللہ بن عدی جرجانی

۱۱) امام حافظ ابوالقاسم طلحہ بن محمد بن جعفر ۱۲) امام ابوالحسن علی بن محمد حبیب ماوردی

۱۳) خطیب بغدادی ۱۴) امام ابو عبد اللہ حسین بن محمد خسر و بلخی

۱۵) شیخ ابوبکر محمد بن عبد الباقی بن محمد انصاری ۱۶) علامہ موسیٰ بن زکریا ہکلفی

۱۷) امام ابن عبد البر ۱۸) امام ابن شاہین (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم)

قاضی القضاۃ ابوالموید محمد بن محمود خوارزمی نے ان میں سے اکثر مسانید کو ایک ضخیم کتاب میں

”جامع المسانید“ کے نام سے جمع کر دیا ہے۔

اسی طرح علاء الدین خسرو کی بھی ”جامع المسانید للامام الاعظم“ پائی جاتی ہے۔



## مسانید امام اعظم کی شروح، اختصار، زوائد، اطراف اور اسماء الرجال

### شروح :

اجلہ محدثین نے ان مسانید کی شروح لکھی ان میں مشہور شروح یہ ہیں

(۱) التعلیقة المنیفة علی مسند ابی حنیفة: امام جلال الدین سیوطی شافعی

(۲) شرح مسند الامام ابی حنیفة: امام زین الدین قاسم

(۳) شرح مسند ابی حنیفة: ملا علی القاری

### اختصار :

مسانید کا اختصار لکھنے والوں میں مشہور نام یہ ہیں۔

(۱) المستند فی مختصر المسند: امام ابو البقاء احمد بن ابی الضیاء محمد القریشی

(۲) لفظ المرجان من مسند ابی حنیفة النعمان: امام ابو حفص زین الدین عمر بن احمد شجاع

(۳) المعتمد: امام جمال الدین محمد بن احمد قونوی دمشقی

### اطراف :

حافظ قیدانی نے ”الجمع بین رجال الصحیحین کے آخر میں روایات امام اعظم پر اطراف لکھے ہیں۔ (اطراف) ان کتب حدیث کو کہا جاتا ہے جن میں احادیث کے صرف اول و آخر الفاظ ذکر کیے جاتے ہیں جن سے پوری حدیث پہچانی جاسکتی ہے۔ اور آخر میں اس حدیث کا حوالہ ذکر کر دیا جاتا ہے۔

اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ بسا اوقات ایک شخص کو کسی حدیث کے اول یا آخر الفاظ یاد ہوتے ہیں لیکن نہ پوری حدیث ذہن میں ہوتی ہے اور نہ اس کی اسنادی حیثیت کا علم ہوتا ہے۔ ایسے موقع پر کتب اطراف بہت کام دیتی ہیں۔

### زوائد :

(۱) زوائد مسند ابی حنیفة: علامہ حافظ الدین محمد بن محمد الکردی

(۲) زوائد مسند: ابو مؤید محمد بن محمود خوارزمی

(۳) عقود الجواهر المنیفة فی ادلة مذهب الامام ابی حنیفة: سید مرتضیٰ زبیدی

انہوں نے مسانید امام اعظم میں سے ان احادیث کو منتخب کیا جن میں اصحاب صحاح ستہ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) بھی شریک ہیں۔

### اسماء الرجال :

(۱) اختیار اعتماد الاسانید فی اختصار اسماء بعض رجال المسانید:

امام شرف الدین اسمعیل بن عیسیٰ المکی

(۲) الایثار لذكر رواة الآثار اور تعجیل المنفعة بزوائد رجال العشرة:

امام ابن حجر عسقلانی

(۳) التذکرة برجال العشرة: حافظ ابوبکر بن حمزہ حسینی

### ✽ افراد و غرائب اور سند عالی ✽

☆ افراد و غرائب: ان مسانید میں امام صاحب دیگر تمام ائمہ کی روایات میں شریک ہونے کے علاوہ ۲۱۰/۱ احادیث میں منفرد ہیں۔ صرف نماز کے باب میں ۱۲۸/۱ احادیث ایسی ہیں جو آپ کے بعد آنے والے کسی اور محدث کے پاس نہیں یہ آپ کے افراد و غرائب ہیں اور علم حدیث میں آپ کی عظمت و شان کی دلیل ہیں۔

امام بخاریؒ فرماتے ہیں: ”بَلِ الثِّقَةُ الْحَافِظُ إِذَا تَفَرَّدَ بِأَحَادِيثٍ كَانَ أَرْفَعَ لَهُ وَأَكْمَلَ لِرُتَبَتِهِ وَأَدْلَى عَلَى اعْتِنَائِهِ بِعِلْمِ الْأَثَرِ وَصَبْطِهِ دُونَ أَقْرَانِهِ.“

ثقہ حافظ حدیث کا کچھ احادیث میں منفرد ہونا اس کے رتبہ کی بلندی، علم حدیث میں اہتمام و حافظ کی واضح دلیل ہوتی ہے۔ (میزان الاعتدال، امام ذہبی)

☆ سند عالی: سند عالی کم واسطے والی حدیث کو سند عالی کہتے ہیں۔

(۱) وحدانیت: امام اعظم کی مرویات میں سند عالی وحدانیت ہیں۔ یعنی حضور پاک علیہ

السلام اور امام صاحب کے درمیان صرف ایک واسطہ ہے جو کہ صحابی ہیں یہ فضل و شرف ائمہ اربعہ اور اصحاب ستہ میں صرف امام ابو حنیفہ کو حاصل ہے۔ آپ کے سوا کسی اور امام کے پاس وحدانیت نہیں۔ وحدانیت آپ کی مرویات میں پہلے درجہ پر ہیں۔

یہ تمام مرویات ”امام اعظم امام المحدثین، الانوار البہیۃ فی الاسانید الحنفیۃ، المنہاج السوی، تحصیل التعرف وغیرہ کتابوں میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔  
(۲) ثنائیات: یعنی حضور علیہ السلام اور امام صاحب کے درمیان دو راویوں کا ہونا۔ یہ آپ کی مرویات میں دوسرے درجے میں ہیں اور امام مالک کے پاس پہلے مرتبہ میں ہیں۔ ان دونوں کے علاوہ بعد کے ائمہ اور اصحاب ستہ میں کسی اور امام کے پاس ثنائیات نہیں۔ یہ امام مالک کی سند عالی ہے۔

(۳) ثلاثیات: یعنی حضور ﷺ اور امام صاحب کے درمیان تین واسطوں کا ہونا یہ آپ کی مرویات میں تیسرے درجہ پر ہیں جبکہ امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام بخاری رضی اللہ عنہم کی مرویات میں ثلاثیات پہلے درجہ میں ہیں یعنی نہ ان کے پاس وحدانیت ہیں اور نہ ثنائیات۔ یہ ان کی سند عالی ہے۔ امام بخاری کے پاس جملہ ۲۱ ثلاثیات ہیں اور لطف کی بات یہ ہے کہ ان میں سے ۱۶ امام اعظم کے شاگردوں کے واسطے سے ہیں۔

(۴) رباعیات: یعنی چار واسطوں والی حدیثیں، یہ امام صاحب کے پاس چوتھے درجے میں ہیں جبکہ امام مسلم اور امام نسائی کے پاس پہلے درجے میں ہیں یعنی ان دونوں کے پاس نہ وحدانیت ہیں نہ ثنائیات نہ ثلاثیات۔

### ﴿ کتب محدثین میں امام اعظم کی روایات ﴾

(تہذیب الکمال میں امام صاحب کے ۱۰۰ راویوں کے نام مذکور ہیں) احادیث کی جن مشہور کتابوں میں امام صاحب کی مرویات ہیں ان کی اجمالی فہرست۔

کتاب	مصنف	مروی احادیث کی تعداد
۱۔ کتاب الزہد	امام عبداللہ بن مبارک	۱
۲۔ کتاب الام	امام شافعی	۱۸
۳۔ مصنف عبدالرزاق	امام عبدالرزاق بن ہمام	۶۴
۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ	امام ابن ابی شیبہ	۴۰
۵۔ مسند احمد	امام احمد بن حنبل	۱
۶۔ سنن نسائی	امام نسائی	۱
۷۔ سنن ترمذی	امام ترمذی	۲
۸۔ صحیح ابن خزمیہ	امام ابن خزمیہ	۱
۹۔ مشکل الآثار	امام طحاوی	۵
۱۰۔ شرح معانی الآثار	امام طحاوی	۱۱
۱۱۔ معجم طبرانی	امام طبرانی	۱۷
۱۲۔ صحیح ابن حبان	امام ابن حبان	۲
۱۳۔ سنن دارقطنی	امام دارقطنی	۳۱
۱۴۔ المستدرک	حاکم ابو عبداللہ نیشاپوری	۵
۱۵۔ تاریخ بغداد	خطیب بغدادی	۱۷
۱۶۔ المحلی بالآثار	امام ابن حزم	۱۰
۱۷۔ سنن بیہقی	امام بیہقی	۳۲
۱۸۔ احکام القرآن	امام ابوبکر جصاص	۱۷
۱۹۔ مبسوط	امام سرحسی	۷
۲۰۔ کتاب الفوائد	امام تمام رازی	۳

تفصیل کے لئے الامام الاعظم فی کتب المحدثین ”از محمد نور سوید حلّی“ کا مطالعہ

کریں۔ ابن خلدون کہتے ہیں امام ابوحنیفہؒ کی روایات اس لئے کم ہیں کہ حدیث شریف کو لینے اور اس کو روایت کرنے کیلئے ان کی شرطیں سخت ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر محدثین نے شروط میں وسعت پیدا کی تو ان کی مرویات زیادہ ہو گئی۔

### ✽ صحیح بخاری میں آپ کی روایتیں کیوں نہیں ؟ ✽

اس کا جواب امام بخاریؒ نے خود اپنی کتاب میں دیا ہے ”میں نے اپنی کتاب میں صرف انہیں لوگوں سے احادیث لیں ہیں جن کا عقیدہ یہ ہے کہ ایمان قول و عمل دونوں کا نام ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے امام صاحب کی روایتیں اس لئے نہیں کہ امام صاحب کا عقیدہ یہ ہے کہ عمل ایمان میں داخل نہیں بلکہ ایمان صرف تصدیق کا نام ہے۔ امام بخاری نے جہاں امام اعظم کی کوئی روایت نقل نہیں کی وہیں امام شافعی کی بھی روایت نہیں لی بلکہ اپنے استاذ امام احمد بن حنبل کی بھی صرف دو ہی روایتیں لی ہیں ایک تعلیقاً منقول ہے اور دوسری کسی واسطے سے روایت کی ہے۔

کسی امام کی روایت کا کسی کتاب میں درج نہ ہونا ان کے ضعیف ہونے کی دلیل نہیں ورنہ پھر امام بخاری پر بھی سوالیہ نشان لگ جائے گا کیونکہ امام مسلم نے امام بخاری کے شاگرد ہونے کے باوجود ان کی کوئی روایت اپنی کتاب میں نہ لی اسی طرح امام احمد نے امام مالک کی صرف تین روایات لی ہیں۔

کیا اس سے امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام بخاری کی تضعیف یا عدم ثقاہت پر استدلال کرنا صحیح ہوگا؟

بہر حال اس معاملہ میں حقیقت وہی ہے جو علامہ زاہد الکوثری نے بیان کی ہے کہ درحقیقت ائمہ حدیث کے پیش نظریہ بات تھی کہ وہ ان احادیث کو زیادہ سے زیادہ محفوظ کر جائیں جن کے ضائع ہونے کا خطرہ تھا۔ برخلاف ائمہ اربعہ جیسے حضرات کے کہ ان کے تلامذہ اور مقلدین کی

تعداد اتنی زیادہ تھی کہ ان کی روایات کے ضائع ہونے کا اندیشہ نہ تھا اس لئے انہوں نے اس کی حفاظت کی زیادہ ضرورت محسوس نہ کی۔ (حاشیہ شروط الاثمة الخمسة۔ امام حازمی)

### ✽ امام اعظم بحیثیت محدث اعظم (ائمہ دین کی نظر میں) ✽

☆ امام شمس الدین دمشقی شافعی: إِنَّ الْإِمَامَ أَبَا حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ مِنْ كِبَارِ حُفَّاظِ الْحَدِيثِ. ترجمہ: امام ابوحنیفہ کا برحفاظ حدیث میں سے ہیں۔ (عقود الجمان)

☆ امام ذہبی: رَوَى عَنْهُ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ وَالْفُقَهَاءِ عِدَّةٌ لَا يُحْصَوْنَ

ترجمہ: آپ سے روایت کرنے والے محدثین و فقہاء اس قدر زیادہ ہیں کہ شمار مشکل ہے۔

☆ امام حفص بن غیاث: سَمِعْتُ مِنْ أَبِي حَنِيفَةَ حَدِيثًا كَثِيرًا

ترجمہ: میں نے ابوحنیفہ سے بکثرت حدیثیں سنی ہیں۔ (مناقب امام ابوحنیفہ: امام موفق)

☆ امام ابو یوسف: كُنْتُ رُبَّمَا مِلْتُ إِلَى الْحَدِيثِ فَكَانَ هُوَ أَبْصَرَ بِالْحَدِيثِ

الصَّحِيحِ مِنِّي (الخيرات الحسان، امام ابن حجر مکی)

ترجمہ: بارہا ایسا ہوتا ہے کہ میں حدیث کی طرف مائل ہوتا پھر تحقیق کرتا تو حضرت امام کو مجھ سے زیادہ صحیح حدیث پر نگاہ رکھنے والا پاتا۔

☆ محدث سعید ابن عروبہ: ترجمہ: ہم نے متفرق مقامات سے جو حاصل کیا تھا وہ سب علم

آپ کے پاس جمع ہے۔ (مناقب: امام کردری۔ الانتصار)

☆ امام یحییٰ بن معین: كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ ثِقَةً فِي الْحَدِيثِ

ترجمہ: امام اعظم حدیث میں ثقہ تھے۔

### ✽ امام اعظم بحیثیت ناقد حدیث (ائمہ دین کی نظر میں) ✽

☆ امام ابو عصمہ رحمۃ اللہ علیہ:

ترجمہ: میں نے بہت سی احادیث جو اساتذہ سے سنی تھی امام اعظم پر پیش کی تو انہوں نے ہر ایک

کا ضروری حال بیان کیا کہ فلاں حدیث لینے کے قابل ہے اور فلاں نہیں۔ اب مجھے افسوس ہوتا

ہے کہ کل حدیثیں ان کو کیوں نہ سنائی۔ (مناقب کردری)

☆ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تالیف ”کتاب العلل“ میں جرح و تعدیل کے امام کی حیثیت سے امام اعظم کی روایت بیان کرتے ہیں: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْيَمَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَنِيفَةَ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْذَبَ مِنْ جَابِرِ الْجَعْفِيِّ وَلَا أَفْضَلَ مِنْ عَطَاءِ بْنِ رَبَاحٍ ترجمہ: میں امام ابو حنیفہ کو کہتے ہوئے سنا کہ جابر جعفی سے زیادہ جھوٹا اور عطاء بن رباح سے زیادہ فضیلت والا میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔

☆ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ: (ترجمہ) امام صاحب جب کسی قول پر جزم فرماتے تو میں کوفہ کے ائمہ محدثین کے پاس جاتا تا کہ دیکھوں کہ ان کے قول کی تقویت میں کوئی حدیث یا اثر مل جائے۔ بارہا دو تین حدیثیں میں امام صاحب کے پاس لے کر حاضر ہوتا۔ آپ ان میں سے کسی کو فرماتے ”صحیح“ نہیں، کسی کو فرماتے ”معروف“ نہیں۔ میں کہتا یہ تو آپ کے موافق ہیں؟ اس پر آپ فرماتے کہ ”میں علم اہل کوفہ کا عالم ہوں۔“ (یعنی ان سندوں سے بھی واقف ہوں اور ان سے زیادہ صحیح سند بھی میرے پاس ہیں جن سے میں نے استدلال و استنباط کیا ہے)

(الخیرات الحسان۔ امام ابن حجر مکی)

### ❦ فقہ حنفی ائمہ دین کی نظر میں ❦

(۱) فقیہ قاضی امام ابو یوسف: مَا خَالَفْتُهُ فِي شَيْءٍ قَطُّ فَتَدَبَّرْتُهٖ اِلَّا رَأَيْتُ مَذْهَبَهُ الَّذِي ذَهَبَ اِلَيْهِ اَنْجَبٰ فِي الْاٰخِرَةِ۔ ترجمہ: جب کبھی میں نے کسی مسئلہ میں امام ابو حنیفہ سے اختلاف رائے کرنے کے بعد اس میں غور و خوض کیا ہے تب تب میں نے انہیں کے مذہب کو آخرت میں زیادہ وجہ نجات پایا۔ (الخیرات الحسان۔ امام ابن حجر مکی شافعی)

(۲) امیر المومنین فی الحدیث امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ:

ترجمہ: ابو حنیفہ کی رائے مت کہو بلکہ تفسیر حدیث کہو۔ (الانتصار۔ امام ابن جوزی)

أَفَقَهُ النَّاسُ أَبُو حَنِيفَةَ مَا رَأَيْتُ فِي الْفَقْهِ مِثْلَهُ

ترجمہ: سب سے بڑے فقیہ ابو حنیفہ ہیں میں نے اُن جیسا فقیہ نہیں دیکھا۔

(۳) مجتہد مطلق امام شافعی: النَّاسُ عِيَالُ لَا بِيَّ حَنِيفَةَ فِي الْفِقْهِ

ترجمہ: لوگ فقہ میں ابو حنیفہ کے محتاج ہیں۔ (فتح المنان ۱۱)

(۴) امام وکیع رحمۃ اللہ علیہ (استاذ امام بخاری):

ترجمہ: اے قوم تم حدیثیں طلب کرتے ہو ان کے معانی طلب نہیں کرتے مجھے آرزو آتی ہے کاش ابو حنیفہ کی فقہ کا دسواں حصہ مجھ میں ہوتا۔ لوگوں بغیر فقہ کے حدیث سننا تم کو کچھ نفع نہ دے گا اور جب تک تم اصحاب ابو حنیفہ کی صحبت میں نہ بیٹھو گے تم میں سمجھ پیدا نہیں ہوگی۔

كَانَ (وکیع) يُفْتِي بِرَأْيِ أَبِي حَنِيفَةَ۔

ترجمہ: امام وکیع امام ابو حنیفہ کی رائے پر فتویٰ دیتے تھے۔ (امام ابن عبدالبر)

(۵) امام یحییٰ بن معین: اَلْفَقْهُ فَقْهُ أَبِي حَنِيفَةَ عَلَيْهِ اَذْرَكْتُ النَّاسَ

ترجمہ: میرے نزدیک فقہ صرف امام ابو حنیفہ کی ہے میں نے لوگوں کو اسی فقہ پر پایا۔

(۶) امام اہل بیت امام جعفر صادق: عَلٰی هٰذَا اَذْرَكْتُ اَبَائِيْ

ترجمہ: اسی طریقہ فقہ پر میں نے اپنے آباء و اجداد کو پایا۔

(مناقب۔ امام کردری، ج ۱ ص ۱۱۶)

(۷) شیخ عبدالعزیز: ترجمہ: جن کو حد درجہ خوف الہی تھا وہ امام صاحب کی تقلید کو باعث

نجات سمجھتے تھے۔ (تہذیب التہذیب)

(۸) شیخ ابو معاویہ:

ترجمہ: ہمارے شیوخ فتویٰ تو دیتے تھے مگر ان پر ہیبت طاری رہتی تھی پھر جب سنتے کہ امام

ابو حنیفہ نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے تو خوش ہو جاتے ہیں ان میں سے ایک امام ابن ابی لیلیٰ بھی

ہیں۔ (مناقب۔ امام موفق)

(۹) علامہ شمس الدین دمشقی شافعی: لَوْلَا كَثْرَةُ اعْتِنَائِهِ بِالْحَدِيثِ مَا تَهَيَّأَ لَهُ اسْتِنْبَاطُ

مَسَائِلِ الْفِقْهِ فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ اسْتَنْبَطَهُ مِنَ الْاَدِلَّةِ

ترجمہ: اگر آپ کو حدیث شریف کا بکثرت علم و اہتمام نہ ہوتا تو آپ کیلئے مسائل فقہ کا استنباط

ممکن نہ ہوتا اور یقیناً آپ ہی نے سب سے پہلے فقہ کو دلائل سے مستنبط کیا۔ (عقود الجمّان)

## ☆ فقہ حنفی کی بنیاد ضعیف احادیث پر نہیں ☆

☆ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ: إِذَا صَحَّ الْحَدِيثُ فَهُوَ مَذْهَبِي

ترجمہ: میرا مذہب تو بس حدیث صحیح ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں۔

☆ امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ: امام ابوحنیفہ علم حاصل کرنے میں نہایت محتاط تھے۔ آپ صرف وہی حدیثیں لیتے تھے جو ثقہ راویوں سے مروی اور صحیح ہوتی تھیں آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری عمر کے فعل کو لیا کرتے تھے۔ (الانتقاء: امام ابن عبد البر)

☆ امام سفیان بن عیینہ (امام بخاری کے استاذ الاساتذہ): امام ابوحنیفہ نے کوئی بات ایسی نہیں کہی ہے جس پر ہم ایک یا دو حدیثیں نہ روایت کرتے ہوں۔ (معرفۃ علوم الحدیث: ص ۶۹)

☆ امام حسن بن صالح: امام ابوحنیفہ نسخ و منسوخ احادیث بکثرت تلاش کرتے تھے۔

(الخیرات الحسان: ص ۹۷)

☆ شیخ وحی سلیمان غاوی: وَلَيْسَ فِي عَامَّةِ شُيُوعِهِ وَرِجَالِ مُسْنَدِهِ مَن اتَّفَقَ عَلَى كَذِبِهِ أَوْ وَضَعِهِ أَوْ ضَعْفِهِ ترجمہ: امام اعظم کے شیوخ اور مسند کے رجال میں عمومی طور پر کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کے جھوٹ، وضع حدیث اور ضعف پر سب متفق ہوں۔

امام عبد الوہاب شعرانی فرماتے ہیں ”میں نے امام ابوحنیفہ کے دلائل پر خوب غور کیا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ امام صاحب کے دلائل یا تو قرآن سے ماخوذ ہیں یا احادیث صحیحہ سے یا احادیث حسنہ سے یا ایسی ضعیف احادیث سے جو تعدد طرق کی وجہ سے حسن کے درجہ میں آگئی ہیں۔ اس کے نیچے کی کوئی حدیث نہیں۔

اس لئے آپ کی مرویات صحیح ہیں۔ اگر کوئی حدیث ضعیف قرار پاتی ہے تو آپ کے بعد کے طبقات میں کسی راوی کی وجہ سے اس میں ضعف آیا ہوگا۔ امام صاحب تک اس میں کسی قسم کا ضعف نہیں آتا۔

اگر یہ برسبیل تنزل مان بھی لیا جائے کہ کوئی حدیث ضعیف راوی سے مروی ہے تو پھر بخاری و مسلم میں بھی ایسے بہت سے راوی ہیں جن کے عقیدے میں کلام کیا گیا ہے کہ وہ شیعہ، رافضی، قدری اور مرجئی تھے لیکن ان راویوں کی بدعقیدگی کے باوجود امام بخاری و امام مسلم کے ساتھ یہ حسن ظن رکھا جاتا ہے کہ یہ راوی ضرور بدعقیدہ اور ضعیف ہیں مگر امام بخاری و امام مسلم نے ان کی روایات تحقیق کے بعد ہی لی ہوگی۔ امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ ”امام بخاری و مسلم کے بارے میں یہی گمان کیا جائے گا کہ انہوں نے اس (ضعیف) راوی سے ایسی صحیح حدیثوں کی تخریج کی ہوگی جن کی روایات میں دوسرے ثقافت بھی شامل ہوں گے۔“

(تہذیب ج ۱، صفحہ ۲۷۳)

پھر ہم ادا بآ استفسار کریں گے کہ اس ”حسن ظن“ کی رعایت سے امام اعظم کیوں محروم ہیں یہ تو اس حسن ظن کے زیادہ حق دار ہیں۔ کہ وہ اس معاملہ میں بہت سخت اور محتاط تھے۔

امام اعظم کی شرائط سے متعلق امام جلال الدین سیوطی شافعی فرماتے ہیں: یہ سخت مذہب ہے یعنی انتہائی درجے کی احتیاط ہے اس سلسلے میں دیگر محدثین اس اصول کو نہیں اپنا سکے۔ بہت ممکن ہے کہ بخاری و مسلم کے ان راویوں کی تعداد جو مذکورہ شرط پر اترتے ہوں نصف تک بھی نہ پہنچتی ہو۔

(تدریب الراوی: ص ۱۶۰)

☆ شبلی نعمانی: امام ابوحنیفہ کو جس بات نے تمام ہم عصروں میں امتیاز دیا وہ ہے احادیث کی تنقید اور بلحاظ ثبوت احکام اور ان کے مراتب کی تفریق امام ابوحنیفہ کے بعد علم حدیث کو بہت ترقی ہوئی غیر مرتب اور منتشر حدیثیں یکجا کی گئیں صحاح کا التزام کیا گیا اصول حدیث کا مستقل فن قائم ہو گیا۔ لیکن تنقید احادیث، اصول درایت اور امتیاز مراتب میں امام ابوحنیفہ کی تحقیق کی جو حد ہے آج بھی ترقی کا قدم اس سے آگے نہیں بڑھتا۔ (سیرت النعمان ص ۱۹۸)

☆ شیخ ابن تیمیہ: وَمَا كَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَلَا أَمَثَالُهُ مِنَ الْأَئِمَّةِ يَعْتَمِدُونَ عَلَى مِثْلِ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ فِي الشَّرِيعَةِ ترجمہ: امام احمد بن حنبل اور ان جیسے دیگر ائمہ (امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی) شریعت میں ضعیف احادیث پر اعتماد نہیں کرتے تھے۔

(القاعدة الجلیلة صفحہ ۸۲)

ترجمہ: ممکن ہے کہ بہت سی احادیث کو ترک کرنے میں عالم (مجتہد) کے پاس کوئی ایسی دلیل اور حجت ہو جس پر ہم مطلع نہ ہو سکتے ہوں اس لیے کہ علم کے مدارک بہت وسیع ہیں اور علماء کے باطن میں جو کچھ ہے ہم ان سب پر مطلع نہیں ہیں۔ اور عالم کبھی اپنی دلیل ظاہر کرتا ہے کبھی ظاہر نہیں کرتا اور اگر وہ اپنی دلیل ظاہر کرتا ہے تو وہ دلیل کبھی ہم تک پہنچتی ہے اور کبھی نہیں پہنچتی، اور اگر اس کی دلیل ہم تک پہنچ بھی جائے تو کبھی ہم اس کے موضع احتجاج اور وجہ استدلال کو جان لیتے ہیں اور کبھی نہیں جان سکتے۔ (تحقیق و تفہیم بحوالی رفع الملام ص ۱۰)

## ﴿ اماموں کے امام اعظم ﴾

☆ محدث اسماعیل عجونی شافعی رحمۃ اللہ علیہ: إِمَامُ الْأَئِمَّةِ..... وَإِنَّهُ كَانَ أَعْلَمَ النَّاسِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ ۵ ترجمہ: امام اعظم اماموں کے امام اور کتاب و سنت کے سب سے بڑے عالم تھے۔

☆ امام ابن ناصر الدین شامی: وَ كَانَ إِمَامَ أئِمَّةِ الْأَمْصَارِ..

ترجمہ: وہ دنیا کے اماموں کے امام ہیں (بدیعة البیان عن موت الاعیان)

☆ امام یحییٰ بن سعید القطان رحمۃ اللہ علیہ:

إِنَّهُ لَا عِلْمَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِمَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ترجمہ: یعنی بے شک وہ اس اُمت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے (دین) کے سب سے بڑے عالم ہیں۔

☆ شیخ وہبی سلیمان غاؤجی رحمۃ اللہ علیہ: الْإِمَامُ أَبُو حَنِيفَةَ إِمَامُ الْأَئِمَّةِ الْفَقْهِيَّةِ .

ترجمہ: امام ابو حنیفہ ائمہ فقہ کے امام ہیں۔

☆ امام عبد اللہ بن مبارک: كَيْفَ تَقُولُونَ لِإِمَامِ الْأَعْظَمِ لَا يَعْرِفُ الْحَدِيثَ؟

ترجمہ: تم کیسے کہتے ہو کہ ”امام اعظم“ حدیث نہیں جانتے؟ (الانتصار . امن جوزی)

☆ امام سفیان ثوری: أَفْقَهُ أَهْلِ الْأَرْضِ ترجمہ: یعنی روئے زمین کے سب سے بڑے فقیہ

☆ امام عبد الرحمن المقرئ جب امام اعظم کی سند سے کوئی حدیث بیان کرتے ہیں تو فرماتے ہیں: حَدَّثَنَا شَاهُنشَاهُ یعنی ہم سے شہنشاہ نے حدیث بیان کی۔

(تاریخ بغداد، جلد ۱۳، ص ۳۴۵)

☆ امام ذہبی ابو حنیفہ الامام الاعظم فقیہ العراق، نعمان بن ثابت

ترجمہ ابو حنیفہ امام اعظم، عراق کے فقیہ نعمان بن ثابت (تذکرۃ الحفاظ)

﴿ آپ کے مناقب میں لکھی گئی کتب کی فہرست ﴾

- |                                    |                                 |
|------------------------------------|---------------------------------|
| (۱) مناقب الامام ابی حنیفہ         | ملا علی قاری                    |
| (۲) مناقب الامام ابی حنیفہ         | امام موفق                       |
| (۳) مناقب الامام ابی حنیفہ         | امام کردری                      |
| (۴) تبییض الصحیفہ                  | امام جلال الدین سیوطی شافعی     |
| (۵) الخیرات الحسان                 | امام ابن حجر مکی شافعی          |
| (۶) عقود الجمّان                   | علامہ شمس الدین دمشقی شافعی     |
| (۷) مناقب الامام ابی حنیفہ وصاحبہ  | امام ذہبی                       |
| (۸) اخبار ابی حنیفہ واصحاب         | امام صمیری                      |
| (۹) امام اعظم ابو حنیفہ            | شاہ تراب الحق                   |
| (۱۰) الانتصار                      | امام ابن الجوزی                 |
| (۱۱) الامام الاعظم فی کتب المحدثین | علامہ نور محمد سوید             |
| (۱۲) الامام ابو حنیفہ              | شیخ وہبی سلیمان غاؤجی           |
| (۱۳) حقیقۃ الفقہ                   | امام انوار اللہ فاروقی          |
| (۱۴) امام اعظم امام المحدثین       | عمدۃ المحدثین مولانا خواجہ شریف |

” امان ازان کہ اسلام در آن جا ظاهر شدہ است و سلاطین اسلام استیلا یافتہ اند و مشائخ عظام و اولیاء کرام از اطراف و جوانب تشریف آورده اند و معالم دین و اعلام اسلام زماں در تزیاد و ترقی است و بر سائر ممالک نہ بہ یک وجہ بلکہ بہ وجوہ مزیت و فضیلت دارد کہ تمام سکان آن از اہل اسلام بر عقیدہ حقہ اہل سنت و جماعت اند و نشانے از اہل بدعت و ضلالت در آن دیار بیدانیست و طریقہ مرضیہ حنیفیہ دارند . حتیٰ کہ اگر بالفرض شخصے را مذهب شافعی یا حنبلی داشتہ ، بائد طلبند نہ پائند۔“

ترجمہ: جس وقت سے یہاں اسلام کا ظہور ہوا اور سلاطین اسلام کو فتح یابی ہوئی اور مشائخ عظام اور اولیاء کرام کی تشریف آوری ہوئی دینی آثار اور ناموران اسلام میں مسلسل اضافہ ہوا ہے اور دیگر ممالک پر کئی اعتبار سے امتیاز و فوقیت رکھتا ہے۔

کیونکہ ہندوستانی مسلمان اہل سنت کے عقیدہ پر مضبوطی سے کار بند ہیں اور بدینی اور گمراہی کی کوئی علامت یہاں ظاہر نہیں ہوئی اور تمام لوگ مسلک حنفی کے پیروکار ہیں اور حال یہ ہے کہ کسی شافعی یا حنبلی مسلک والے کو تلاش بھی کیا جائے تو نہ پاسکیں گے۔

(رسالہ رد و انقض حضرت مجدد الف ثانی، صفحہ ۹)

☆ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ:

ترجمہ: پھر مسلمانان ہند اسی طرح فکر و عمل کی یگانگت کے ساتھ صدیوں تک زندگی گزارتے رہے۔ نہ ان میں کوئی اختلاف و تنازع تھا نہ ان کے دین میں کوئی مشکل درپیش تھی۔ اور نہ دوسرے عقیدے کے لوگوں کا ان سے کوئی اختلاف تھا۔ گویا وہ یہ جانتے ہی نہ تھے کہ روئے زمین پر عقیدہ ماتریدیہ (اہل سنت والجماعت) کے علاوہ بھی کوئی عقیدہ ہے۔ یا فقہ حنفی کے علاوہ کوئی فقہی مسلک بھی ہے۔ (المقدمۃ السنیہ، ص ۴۸)

☆ ڈاکٹر سید جمال الدین اسلم (جامعہ ملیہ، دہلی):

۱۹ویں صدی سے ہی نظریاتی بنیادوں پر علماء مختلف مکاتب میں تقسیم ہونا شروع ہو گئے تھے اور مسلم معاشرہ بھی ان کی پیروی میں متعدد خیموں میں تقسیم ہونا شروع ہو گیا تھا۔ صدیوں تک ہدایہ

(۱۵) امام اعظم امام الائمۃ فی الحدیث علامہ ڈاکٹر طاہر القادری

(۱۶) الامام ابو حنیفہ وآراءہ الفقہیہ شیخ ابو ہریرہ

(۱۷) مکانۃ الامام ابی حنیفہ فی الحدیث

(۱۸) سوانح بے بہائے امام اعظم

### ﴿ امام شافعی کی امام اعظم سے عقیدت ﴾

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جب بغداد میں ہوتے تو حصول برکت کی غرض سے امام اعظم کی قبر مبارک کی زیارت کرتے۔ امام شافعی مزار مبارک کی برکات کے بارے میں خود اپنا تجربہ بیان کرتے ہیں کہ

إِنِّي لَا تَبَرُّكَ بِأَبِي حَنِيفَةَ وَاجِئْ إِلَى قَبْرِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ يَعْنِي زَائِرًا فَإِذَا عُرِضَتْ لِي حَاجَةٌ صَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ وَجِئْتُ إِلَى قَبْرِهِ وَسَأَلْتُ اللَّهَ تَعَالَى الْحَاجَةَ عِنْدَهُ فَمَا تَبَعْدُ عَنِّي حَتَّى تُقْضَى۔

ترجمہ: میں امام اعظم رضی اللہ عنہ کی ذات سے برکت حاصل کرتا ہوں اور روزانہ ان کی قبر پر زیارت کے لیے آتا ہوں جب مجھے کوئی مشکل پیش آتی ہے تو دو رکعت نماز پڑھ کر ان کی قبر پر آتا ہوں اور قبر کے پاس حاجت براری کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔ پس میں وہاں سے نہیں ہٹتا تھا یہاں تک کہ میری حاجت پوری ہو چکی ہوتی تھی۔

(تاریخ بغداد، خطیب بغدادی، ۱۲/۲۳، الخیرات الحسان، امام ابن حجر مکی ۹۴، رد المحتار، امام عابدین شامی ۱/۴۱)

### ﴿ ہندوستان اور فقہ حنفی ﴾

☆ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ:

(فقہ حنفی کی کتاب) ہندوستانی مسلمانوں کو راہ راست دکھاتی رہی۔ لیکن نجد میں تصنیف کی ہوئی کتاب وسنت کی تعبیر ”التوحید“ کو ۱۹ویں صدی میں ہندوستان میں درآمد کیا گیا۔ جس کا اُردو چرہ ”تقویت الایمان“ نفاق کا باعث بنا۔ (برصغیر میں اختلاف بین المسلمین کے اسباب ص ۸۶)

## فیصلہ کن کلمات

☆ علامہ عبداللہ لکھنوی : ایک جماعت نے امام صاحب کے مناقب میں کتابیں لکھی ہیں اگر ان پر طعن کرنے والا کوئی محدث شافعی المذہب ہو تو ہم اس کے ہم مذہب علماء کی تصانیف پیش کریں گے جیسے امام سیوطی کی ”تبیض الصحیفہ“، امام ابن حجر مکی کی ”الخیرات الحسان“، امام ذہبی کی ”تذکرۃ الحفاظ“ کاشف اور وہ رسالہ جو انہوں نے خاص امام اعظم کی شان میں لکھا ہے۔ اسی طرح ابن خلکان، امام یافعی، حافظ ابن حجر عسقلانی اور امام نووی کی تصانیف جن میں امام صاحب کے مناقب مذکور ہیں اگر طعن کرنے والا مالکی ہو تو علماء مالکیہ مثلاً امام ابن عبدالبر وغیرہ کی تصانیف پر اس کو مطلع کریں گے۔ اور اگر حنبلی ہو تو یوسف بن عبدالباری الحسنبی کی تصنیف ”تنویر الصحیفہ فی مناقب ابی حنیفہ“ پیش کریں گے۔ اور اگر طعن کرنے والا مجتہد بہ ہو تو مجتہدین نے جو ان کی ثناء و صفت بیان کی ہے اسے دکھائیں گے اور اگر کوئی عامی لاندہب ہو تو عوام کا لانعام کا اعتبار ہی کیا؟

(التعلیق الممجد صفحہ ۲۳)

☆ عبدالعزیز بن ابی رواد: ہمارے اور لوگوں کے بیچ میں ابوحنیفہ ہیں جس نے ان کو دوست کہا ہم ان کو اہل سنت والجماعت سے سمجھتے ہیں اور جس نے ان کے ساتھ بغض رکھا ہم سمجھتے ہیں کہ وہ اہل بدعت سے ہے۔ (مناقب صمیری بحوالہ حقیقۃ الفقہ ۱۹/۲)۔

☆ امام عبداللہ بن داؤد: لَا يَتَكَلَّمُ فِي أَبِي حَنِيفَةَ إِلَّا أَحَدُ رَجُلَيْنِ إِمَّا حَاسِدٌ لِعِلْمِهِ وَإِمَّا جَاهِلٌ بِالْعِلْمِ لَا يَعْرِفُ قَدْرَ حَمَلَتِهِ۔

ترجمہ: امام ابوحنیفہ پر رد و قدح کرنے والا یا تو ان کے علم سے حسد کرنے والا ہے یا علم کے مرتبے سے جاہل ہے۔ (اخبار ابی حنیفہ: صفحہ ۵۴)

## ماخذ و مراجع

- (۱) مسلم شریف۔ امام مسلم۔
- (۲) مسند الامام ابی حنیفہ۔ امام حسکفی
- (۳) جامع المسانید۔ امام خوارزمی
- (۴) تاریخ بغداد۔ خطیب بغدادی
- (۵) تبیض الصحیفہ۔ امام جلال الدین سیوطی شافعی
- (۶) الخیرات الحسان۔ امام ابن حجر مکی شافعی
- (۷) تذکرۃ الحفاظ۔ امام ذہبی
- (۸) عقود الجمان۔ امام محمد صالحی شافعی
- (۹) التاریخ الکبیر۔ امام بخاری
- (۱۰) تاریخ فقہ۔ قاضی ظہیر الدین
- (۱۱) تحصیل التعرف۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی
- (۱۲) تہذیب الکمال۔ امام ندوی
- (۱۳) تہذیب التہذیب۔ امام عسقلانی
- (۱۴) لسان المیزان۔ امام عسقلانی
- (۱۵) اخبار ابی حنیفہ وصاحبہ۔ امام صمیری
- (۱۶) مناقب الامام ابی حنیفہ۔ امام کردری
- (۱۷) مناقب الامام ابی حنیفہ۔ امام موفقی
- (۱۸) رد و افض۔ حضرت مجدد الف ثانی
- (۱۹) المقدمة السنیہ۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
- (۲۰) رفع الملام۔ شیخ ابن تیمیہ
- (۲۱) میزان الشریعۃ الکبریٰ۔ امام شعرانی
- (۲۲) حقیقۃ الفقہ۔ امام انوار اللہ فاروقی
- (۲۳) امام اعظم امام المحدثین۔ علامہ خواجہ شریف
- (۲۴) امام اعظم الامم فی الحدیث۔ علامہ ڈاکٹر طاہر القادری